Regd No L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؛ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۳ | ۲۳ شہادت ۱۳۲۸ ھش | ۲۳ اپریل ۱۹۴۹ء | نمبر ۹۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نماز جمعہ کے بعد سے سر میں شدید درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر میں درد کے باعث ناساز ہے۔ نیز عام صحت اچھی نہیں ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اماں جی بیگم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بخیر و عافیت ہیں اور سندھ تشریف لے گئی ہیں۔

محترم نواب عبداللہ خانصاحب کی علالت

محترم نواب صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ بخار بھی آج نسبتاً کم ہے۔ عام حالت بھی اچھی ہے۔ اور دل کی حالت میں بھی کچھ فرق ہے احباب سے گذارش ہے۔ کہ ابھی دعائیں جاری رکھیں۔

صوبائی حکومت اور مسلم لیگ کے درمیان تعاون نہایت ضروری ہے

مغربی پنجاب مسلم لیگ کے نمائندہ وفد کی خواجہ شہاب الدین سے ملاقات

لاہور۔ ۲۲ اپریل۔ مغربی پنجاب مسلم لیگ کے ایک وفد نے میاں عبد الباری صدر صوبائی مسلم لیگ کی قیادت میں خواجہ شہاب الدین وزیر مہاجرین و بحالیات حکومت پاکستان سے آج ملاقات کی۔ وفد نے خواجہ شہاب الدین پر زور دیا۔ کہ صوبائی حکومت اور مسلم لیگ کے درمیان تعاون کی ازحد ضرورت ہے۔ دفعہ ۹۲ (الف) کے مضر اثرات دور کرنے کے لئے اس تعاون کا ہونا بہت ضروری ہے۔ خواجہ شہاب الدین نے وفد کو یقین دلایا۔ کہ انہیں اس مطالبے سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ خواجہ شہاب الدین نے یہ بھی بتایا۔ کہ مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کے نام احکامات جاری کر دئے ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۸ پر)

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

بلوچستان مشاورتی کونسل کے پندرہ ممبران کی نامزدگی کا اعلان

کراچی ۲۲ اپریل۔ پچھلے دنوں بلوچستان کے لئے جن آئینی اصلاحات کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان کے نفاذ کے سلسلے میں بلوچستان کی مشاورتی کونسل کے ممبروں کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے حسب ذیل پندرہ اشخاص کو کونسل کا ممبر نامزد کیا ہے:۔

قاضی محمد عیسیٰ۔ نور محمد خاں۔ فدا علی۔ نواب محمد خاں جوگیزئی۔ سردار محمد خاں۔ ملک داد خاں باز خاں۔ ملک شاہجہان۔ سیٹھ محمد اعظم خاں گلستان خاں۔ باز محمد خاں جوگیزئی۔ محمد اسماعیل خاں۔ قادر بخش۔ جان محمد خاں۔ ایس۔ پی سیل

بنک کانفرنس کا اجلاس

لاہور ۲۲ اپریل۔ کمرشل اور کوآپریٹو بنکوں کے مسائل پر غور کرنے کے لئے آج لاہور میں ہندوستان پاکستان کے سکرٹریوں کی ایک بنک کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا۔ ابتدائی اجلاس میں دو کمیٹیوں کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ ایک کمیٹی کمرشل اور دوسری کوآپریٹو بنکوں کے لئے بنائی گئی ہے۔ ان کمیٹیوں نے آج کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور کل تک رپورٹیں پیش کر دیں گی۔ ہندوستانی وفد کی قیادت مسٹر ڈی۔ ایل۔ مجمدار جائنٹ سکرٹری وزارت مالیات حکومت ہند اور پاکستانی وفد کی راہنمائی مسٹر عبد القادر جائنٹ سکرٹری

راجہ حسن اختر کی انکوائری

لاہور ۲۲ اپریل۔ آج راجہ حسن اختر ڈپٹی سکرٹری لوکل سیلف گورنمنٹ مغربی پنجاب زیر تعطل کے خلاف پبلک انکوائری کا تیسرا دن تھا۔ انکوائری کمیشن کے ارکان ٹھیک سوا دس بجے پہنچے۔ اور کالونی اسسٹنٹ چودھری محمد افضل پی۔ سی۔ ایس۔ محبوب علی اسسٹنٹ منیجر اقبال نگر اسٹیٹ۔ حسین بخش اور نواب دین گرداور قانونگو۔ علی محمد پٹواری نہر۔ ناصر علی ہیڈ ورنیکلر کلارک اور محمد بشیر احمد نمبردار اور خادم حسین واصل باقی نویس کی شہادتیں قلمبند ہوئیں۔

محبوب علی نے دوران شہادت میں بتایا۔ کہ اسے خان ممدوٹ کے بھائی خان ذوالفقار علی خاں نے یہ بتایا تھا۔ کہ چک پیدیا حسی کا رقبہ ۱۵ ہزار ایکڑ کے قریب ہے۔ وہ بھی خان ممدوٹ کے نام الاٹ ہو گیا تھا۔ دونوں قانونگوؤں نے خان ممدوٹ کو قبضہ دیئے جانے کی تصدیق کی۔ نہری پٹواری نے خسرہ گرداوری اور خسرہ شدکار کے اندراجات کی تصدیق کی اور ناصر علی ہیڈ ورنیکلر کلارک نے اقبال نگر سے ریکارڈ لانے پر اسے ریکارڈ کی بجائے نیا تیار کئے جانے کا قصہ بیان کرنے کے بعد کہا۔ کہ کھتونی نہر اور روزنامچہ واقعات کا ورق اور دیگر ریکارڈ میں سے اور راجہ حسن اختر کے روبرو عبد الرحمن تحصیلدار نے تلف کیا تھا۔ یہ ریکارڈ راجہ حسن اختر کے حکم سے تلف کیا گیا۔ وکیل استغاثہ نے چودھری غلام ربانی سب انسپکٹر پولیس اور آغا ارشاد علی کی شہادتیں غیر ضروری جان کر نظر انداز کر دیں۔ (دستخط رپورٹر)

وزراء اعظم کی کانفرنس شروع ہو گئی

لنڈن ۲۲ اپریل۔ آج تیسرے پہر برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی کی قیام گاہ پر دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس کی تمام کارروائی خفیہ ہو گی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ اجلاس غیر رسمی نوعیت کا ہے۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ آج محترمہ فاطمہ جناح نے فاطمہ جناح میڈیکل کالج طالب علموں کے ہوسٹل اور گنگا رام ہسپتال کا

متروکہ جائیدادوں سے متعلق بین المملکتی کمیشن

لاہور ۲۲ اپریل۔ بین المملکتی کمیشن نے جس کا کل اجلاس منعقد ہوا تھا۔ آج شام بھی کافی دیر تک غور و خوض کے بعد متروکہ جائیداد سے متعلق مختلف مسائل کے متعلق بعض فیصلے کئے۔ کمیشن کی آخری میٹنگ ۲۳ اپریل ۱۹۴۹ء کو ہو گی۔

"اتحاد۔ تنظیم اور قربانی"

صوبائی لیگ کے صدر کا پیغام

لاہور ۲۲ اپریل۔ میاں عبد الباری صدر مغربی پنجاب مسلم لیگ نے صوبہ بھر کے لیگی کارکنوں کے نام حسب ذیل پیغام دیا ہے:۔

"میں اس موقعہ پر اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ صوبہ کے تمام لیگی کارکنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کروں۔ جنہوں نے بیک آواز مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہمارے سامنے جو کام ہے۔ وہ نہایت کٹھن ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ اگر خدا کا فضل شامل حال رہا۔ تو آپ کے تعاون سے ہم ان فرائض سے عہدہ برآ ہونے میں کامیاب ہوں گے۔ جو مسلم قوم کی طرف سے ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تاریخ کے اس نازک دور میں تمام مسلم لیگی کارکن اپنے ذاتی اختلافات کو ختم کر کے لیگ کے جھنڈے تلے اپنی تمام قوتوں کو مجتمع کر دیں گے۔ مسلم لیگ کا جھنڈا (باقی صفحہ ۸ پر)

(باقی صفحہ ۸ پر)

سٹیٹ بنک آف پاکستان کی پشاور شاخ کا افتتاح

پشاور ۲۲ اپریل۔ آج خان عبد القیوم خاں وزیر اعظم صوبہ سرحد نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کی پشاور شاخ کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین بھی موجود تھے۔ خان عبد القیوم خاں نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ سرحدی صوبے کے لوگ ملک کو خوشحال بنانے میں پورا پورا حصہ لینے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ صوبہ سے ہندو تاجروں کے چلے جانے سے اقتصادی بحالی میں ابتداءً جو مشکلات پیش آئیں۔ لوگوں نے ان پر بہت جلد قابو پا لیا۔ اور اب یہاں کے لوگ تجارت میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی۔

وادیٔ بے آب و گیاہ میں خدام اسلام کا تاریخی اجتماع

ربوہ کے پہلے جلسہ سالانہ کے مختصر کوائف

ربوہ کی سرزمین میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۵ اپریل بروز جمعہ شروع ہو کر ۱۷ اپریل بروز اتوار نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ اس جلسے کے عام کوائف اور انتظامات کی مختصر روئداد ہدیۂ احباب کی جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا تھا۔ ان کے ماتحت تین نظامتیں مقرر تھیں۔ یعنی (۱) نظامت جلسہ (۲) نظامت سپلائی و سٹور۔ (۳) نظامت شعبۂ مستورات۔ ہر نظامت کے ماتحت کئی شعبے تھے۔ مثلاً صرف نظامت جلسہ کے ماتحت اجرائے پرچی خوراک۔ استقبال۔ صفائی۔ روشنی حفاظت۔ انسداد شکایات۔ لنگر خانہ۔ آب رسانی روشنی۔ انتظام بازار۔ انکوائری آفس اور انسداد شکایات وغیرہ کئی شعبہ جات مقرر تھے۔ جو اپنے اپنے منتظم اعلیٰ کے ماتحت کام کرتے تھے۔

انتظامات کے سلسلے میں قادیان میں تو ہزاروں تربیت یافتہ کارکن میسر آ جایا کرتے تھے لیکن یہاں پر مقامی کارکن قریباً نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس لئے بیشتر کارکن خود مہمانوں پر ہی مشتمل تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ، مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ احمد نگر کے طلباء نے بھی انتظامات میں اہم حصہ لیا۔ حفاظت کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد تھا۔

جلسہ مستورات کے انتظام کے سلسلے میں خاندان نبوت کی مستورات سرگرم عمل تھیں۔ بہت سی دیگر مہمان خواتین بھی ان کی نگرانی میں شب و روز منہمک رہیں۔ خواتین کا انتظام نہایت اچھا تھا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی بہت تعریف فرمائی۔ خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز باوجود ناسازیٔ طبیعت کے ان ایام میں از حد مصروف رہے۔ بیرونی جماعتوں سے ملاقاتیں کرنے عورتوں اور مردوں کے جلسہ میں تقریریں فرمانے کے علاوہ حضور انتظامات جلسہ کے ہر شعبے کی خود نگرانی فرماتے رہے۔ اور اپنے خدام کے آرام و آسائش کی ہر ممکن کوشش فرماتے رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

شریک ہونے والے احباب کی تعداد

یہ جلسہ ایسے ایام میں ہو رہا تھا۔ جبکہ زمیندار وابستہ فصل کی کٹائی کی وجہ سے سب سے زیادہ مصروف ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے جلسہ کے لئے وقت نکالنا از حد مشکل تھا۔ اس کے علاوہ ملازم طبقہ کے لئے تعطیلات حاصل کرنے میں بہت سی روکیں حائل تھیں۔ پھر دوستوں کو کھانے پینے اور رہائش کے لئے قادیان جیسی سہولتیں یہاں میسر نہیں تھیں۔ اور انہیں ایک لق و دق ویرانے میں رہنا تھا۔ لیکن باوجود ان تمام روکاوٹوں اور مشکلات کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب بڑی کثرت سے اپنے نئے مرکز میں تشریف لائے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں بتایا تھا کہ دس ہزار مہمانوں کی آمد کا اندازہ تھا۔ لیکن سولہ ہزار سے بھی زائد مہمان تشریف لائے۔ آنے والے مہمانوں میں پاکستان کے دور دراز علاقوں کے علاوہ ہندوستان سے بھی بعض دوست تشریف لائے تھے۔ چنانچہ حیدر آباد سے علاوہ دیگر احباب کے حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جرمنی کے نو مسلم بھائی ہر عبد الشکور کنزے صاحب اور ماریشس کے برادرم احمدیہ اللہ صاحب بھی جلسہ میں موجود تھے

چونکہ اب کے خواتین کو بھی آنے کی اجازت تھی۔ اس لئے خواتین بھی بڑی کثرت کے ساتھ تشریف لائیں۔ حتیٰ کہ ان کی رہائش کے انتظامات ناکافی ثابت ہوئے۔ اور مردوں کے لئے جو بارکیں بنائی گئی تھیں۔ ان کا ایک حصہ بھی خواتین کے لئے مخصوص کرنا پڑا

خوراک کے انتظامات

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق بہت سے احباب اپنے ہمراہ گندم۔ آٹا۔ اور دالیں وغیرہ لے کر آئے تھے۔ بعض دوست تو کئی کئی بوریاں گندم کی لائے چنانچہ مہمانوں کی خوراک کے لئے گندم کا کافی ذخیرہ ہو گیا تھا۔ اور باوجود مہمانوں کی زیادتی کے گندم کی قطعاً کمی محسوس نہ ہوئی۔

(۲) ایک پہاڑی کے دامن میں لنگر خانہ قائم کیا گیا تھا۔ جہاں پر تمام مہمانوں کے لئے کھانا تیار ہوتا تھا۔ اس جگہ ۵ تنور لگائے گئے تھے چونکہ لنگر خانہ مہمانوں کی قیام گاہ سے کافی فاصلے پر تھا۔ اس لئے پانچ ٹرک کھانا قیام گاہوں تک لانے کے لئے مخصوص کر دیئے گئے تھے جب کھانا قیامگاہوں تک پہنچتا۔ تو اسے جماعت وار تقسیم کر دیا جاتا۔ ہر جماعت کے لئے الگ الگ کارکن مقرر تھے۔ جو کھانا کھلانے کی خدمت سرانجام دیتے۔ کارکنان کی کمی۔ ان کی ناتجربہ کاری۔ نئی جگہ اور نئے حالات کی وجہ سے انتظامات میں مشکلات کا پیدا ہونا۔ تو لازمی تھا۔ لیکن امید سے بڑھ کر مہمان آنے کی وجہ سے مشکلات میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کھانا وقت پر نہ ملنے یا ناکافی ملنے کی شکایات بھی پیدا ہو جاتی تھیں۔ لیکن احباب کو چونکہ مشکلات کا علم تھا۔ اس لئے وہ نہایت خندہ پیشانی سے یہ تکلیف برداشت کرتے رہے

پانی کی فراہمی

ربوہ کے لق و دق میدان میں چلچلاتی دھوپ میں پندرہ سولہ ہزار افراد کے لئے جن میں عورتیں بچے اور بڈھے بھی شامل تھے۔ پانی کی فراہمی کا انتظام ایک اہم مسئلہ تھا۔ جیسا کہ حضور نے تقریر میں بتایا کہ پانی کے انتظامات کرنے کے لئے کم و بیش دس ہزار روپیہ خرچ کیا گیا لیکن پھر بھی خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن باوجود سخت مشکلات کے پھر بھی جلسے کے ایام میں احباب کو پینے اور استعمال کرنے کے لئے کافی پانی میسر آتا رہا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ حکومت کی مدد سے چند ٹینکر میسر آ گئے تھے۔ جو مہمانوں کے لئے پانی لاتے۔ اور قیام گاہوں میں پانی پہنچانے کے علاوہ جگہ جگہ لا کر پانی تقسیم کرتے تھے۔ چنانچہ روزانہ قریباً سات ہزار گیلن پانی مہمانوں کے لئے فراہم کرتے رہے۔ اور اس طرح یہ مہمانوں کے لئے غیر معمولی آرام کا باعث ہوئے۔ ہم اس کے لئے حکومت کے مشکور رہیں گے

ان کے علاوہ متعدد مقامات پر پانی کے پمپ بھی لگا دیئے گئے تھے۔ جو مہمانوں کے کام آئے۔

رہائش گاہ

مہمانوں کی رہائش کے لئے سٹیشن کے دونوں طرف دور تک بارکیں بنا دی گئی تھیں۔ خواتین کے لئے جو بارکیں مخصوص تھیں۔ ان کے اردگرد چار دیواری کر دی گئی تھی۔

بہت سے احباب نے اپنے طور پر کھلے میدان میں خیمے بھی لگا رکھے تھے۔ جو پہاڑیوں کے دامن میں عجیب منظر پیش کر رہے تھے بارکوں میں چونکہ اتنی گنجائش نہیں تھی۔ کہ مہمان ان میں سو بھی سکیں۔ اس لئے رات کو بہت سے اصحاب کھلے میدان میں بستر بچھا کر سو جاتے تھے۔

ریلوے اینڈ بس سروس کا انتظام

ریلوے کے محکمہ نے قابل قدر تعاون سے کام کیا۔ جلسے سے چند دن پیشتر ہی ربوہ کا ریلوے سٹیشن منظور کر لیا گیا۔ چنانچہ آنے جانے والی گاڑیاں یہاں ٹھہرنے لگ پڑیں۔ جلسے کے ایام کے لئے گاڑیوں کے ساتھ کافی زائد بوگیاں لگا دی گئی تھیں۔ جن کی وجہ سے مہمانوں کو بہت سہولت رہی۔

واپسی پر ۱۷ اپریل کی شب کو ایک سپیشل ٹرین کا انتظام کیا گیا۔ جو ربوہ سے لاہور تک گئی۔ گو یہ گاڑی اعلان شدہ وقت کے مطابق روانہ نہ ہو سکی۔ تاہم مہمانوں کے لئے کافی آرام کا موجب ہوئی۔

گاڑیوں کے علاوہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ کمپنی اور ویسٹ پنجاب ٹرانسپورٹ کی لاریاں بھی کثرت سے ان ایام میں چلتی رہیں۔ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ کا تو دفتر بھی ان ایام میں جلسہ گاہ کے پاس قائم تھا۔ اور اس نے مہمانوں کی سہولت کے لئے خاص انتظامات کر رکھے تھے۔

جلسہ گاہ

مہمانوں کی فرودگاہ کے قریب ہی وسیع میدان میں مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ تھے۔ دھوپ کی شدت کی وجہ سے جلسہ گاہ اور سٹیج پر خیمے لگا دیئے گئے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت اچھا رہا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقاریر بیک وقت دونوں جلسہ گاہوں میں سنی جاتی تھیں۔

مردانہ جلسہ گاہ کے باہر سٹیج کے قریب ایک طرف لوائے احمدیت اور دوسری طرف لوائے پاکستان لہرا رہا تھا۔ لوائے احمدیت کی حفاظت کا کام خدام سرانجام دیتے رہے۔ جلسہ گاہ کے قریب ہی منتظم بازار کی زیر نگرانی مختصر سا بازار لگا ہوا تھا جہاں پر مہمانوں کی ضروریات کے لئے دوکانیں لگی ہوئی تھیں۔

خورشید احمد

روزنامہ الفضل
۲۳ اپریل ۱۹۷۹ء

اقبال اور احمدیت

۲۱ اپریل کو لاہور میں یوم اقبال منایا گیا اخبارات نے بھی اقبال نمبر شائع کئے۔ ہمیں امید تھی کہ اس روز اقبال کی قومی اور ملی خدمات کا ذکر اذکار کے سوا اور کسی طرف دھیان دینے کی فرصت نہ ہوگی۔ مگر معلوم نہ تھا۔ کہ کج طبع لوگ اس دن بھی آپ کی زندگی کے بعض تلخ واقعات کو منظر عام پر لے آئیں گے۔ جو قطعاً آپ کی شان کے شایاں نہیں تھے۔ اور جو زیادہ سے زیادہ محض خارجی موثرات کا نتیجہ تھے۔ چنانچہ روزنامہ آزاد کے مدیر جناب صفدر مخدوم نے تو افتتاحیہ ہی اسپر لکھ مارا ہے۔ اور روزنامہ مغربی پاکستان میں خضر تمیمی صاحب نے بھی آپ کے اسی پہلو کو اجاگر کرنا مناسب خیال فرمایا ہے۔ روزنامہ آزاد تو خیر احمدیت کا اعزازی مبلغ ہے۔ ہمیں حیرت ہے کہ کچھ روز سے "مغربی پاکستان" بھی لہو لگا کر شہیدوں میں نام لکھوانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہم دونوں موقر معاصرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے یوم اقبال پر اقبال اور احمدیت کا سوال اٹھا کر نہ تو اقبال کی شہرت کو چار چاند لگائے ہیں۔ اور نہ ملک و قوم ہی کی کوئی خدمت سرانجام دی ہے۔ بلکہ دونوں نے اقبال کی آخری زندگی کے ایک ایسے واقعہ کو نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جو کسی سنجیدہ اور فہمیدہ انسان کے نزدیک اقبال جیسی شخصیت کے لئے قابل فخر خیال نہیں کیا جا سکتا۔

اقبال نے فتنہ احرار کی انتہائی بلندیوں کے ایام میں جو کچھ احمدیت کے خلاف لکھا تھا۔ وہ محض عارضی موثرات کے ماتحت لکھا گیا تھا۔ اور چاہیئے تھا۔ کہ اسکو ماضی کے سینہ میں دفن ہی رہنے دیا جاتا۔ لیکن افسوس ہے کہ اقبال کے ان نادان دوستوں نے اس قصہ پارینہ کو چھیڑ کر ہمیں بھی یہ چند سطور لکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ اس معاملہ کو طول دیا جائے۔ اس لئے صرف ایک آدھ بنیادی بات کے ذکر پر ہی اکتفا کریں گے۔

اقبال نے جو مقالہ احمدیت کے خلاف سپرد قلم کیا تھا۔ اس میں احمدیت پر بنیادی اعتراض یہ کیا تھا کہ مسیح موعود کا تصور مجوسی ہے نہ کہ اسلامی اور چونکہ احمدیت کی بنیاد مسیح کی آمد ثانی پر ہے۔ اس لئے یہ چیز بھی بیرون اسلام ہے۔ اقبال نے اپنی اس دلیل کو مضبوط بنانے کے لئے پورا پورا زور لگایا تھا۔ اور آپ کو خیال تھا کہ اس سے آپ نے احمدیت پر ایک ایسی ضرب کاری لگا دی ہے۔ کہ اس کا سنبھلنا اب ناممکن ہو جائے گا۔ مگر افسوس ہے کہ اس جوش میں آپ کو یہ بالکل بھول گیا۔ کہ آپ اس ہتھیار سے صرف احمدیت ہی کو مجروح نہیں کر رہے۔ بلکہ مسلمانوں کے سواد اعظم کے معتقدات پر بھی ضرب لگا رہے ہیں گویا آپ کو یہ خیال نہ رہا

کہ اس نواح میں میر برہنہ پا بھی ہے

بیچارے احمدیوں کی تو بساط ہی کیا تھی۔ وہ تو تحریری تردیدیں لکھ کر خاموش ہو گئے۔ مگر ان مسلمانوں نے جو نہ صرف مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی ہی کے قائل ہیں۔ بلکہ الامام المہدی کے ظہور کے بھی منتظر ہیں۔ اسپر سخت اظہار ناراضگی کیا۔ اور آپ کے دولت کدہ پر کئی ایک وفود علماء کے پہونچے۔ چونکہ ان سے پیچھا چھڑانا سخت مشکل تھا۔ اس لئے مجبوراً آپ کو ایک تحریر دینی پڑی۔ جو انہوں نے اشتہار کی صورت میں شائع کر کے لاہور کے گلی کوچوں میں چسپاں کی۔ "آپ نے مولوی محمد حنیف صاحب ندوی مسجد مبارک لاہور کو یہاں تک لکھ کر دے دیا۔ کہ میرے نزدیک حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ موجود ہونا عقلاً محال نہیں۔ اور یہاں تک لکھ دیا۔ کہ

"میں نے اپنے کسی مضمون میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق موافق یا مخالف خیال کا اظہار نہیں کیا۔ نہ کہیں یہ لکھا ہے۔ کہ یہ عقیدہ اپنی اصلیت میں مجوسی ہے"

(اشتہار جماعت المسلمین چوہٹہ مفتی باقر لاہور بحوالہ تحریک احمدیت اور علامہ اقبال)

حالانکہ آپ اپنے مقالہ میں جو آپ نے احمدیت کے خلاف لکھا تھا صاف فرما چکے تھے۔

"حتیٰ کہ مسیح موعود کا محاورہ بھی مسلمانوں کے دینی شعور کا نتیجہ نہیں۔ یہ ایک غیر صالح اصطلاح ہے۔ جس کی بنیاد اسلام سے قبل مجوسی افکار میں ملتی ہے اس کا وجود ہمیں اسلام کی ابتدائی دینی تاریخ میں نہیں ملتا۔"

(بحوالہ تحریک احمدیت اور اقبال)

ہمیں امید ہے کہ جو لوگ مسیح کی آمد ثانی اور الامام المہدی کے ظہور کے قائل ہیں۔ وہ اقبال کے اس مقالہ کی قدر و قیمت ضرور سمجھ گئے ہوں گے۔ اور وہ لوگ بھی جو قائل نہیں ہیں۔ یہ تو مان ہی لیں گے کہ اقبال نے خود ہی اس مضبوط ترین دلیل کی تردید کر دی۔ جو ان کے نزدیک احمدیت کو ہمیشہ دفن کر دینے والی تھی۔

ہم یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارا ہی نہیں بلکہ بعض دوسرے لوگوں کا بھی جن میں اقبال کے برادر بزرگ مرحوم بھی شامل تھے۔ یہ خیال ہے۔ کہ جو کچھ آپ نے احمدیت کے خلاف لکھا یا اپنی طرف منسوب ہونے دیا وہ آپ کے ایک مشیر کی وجہ سے تھا بلکہ بعض کا تو یہاں تک خیال ہے۔ کہ یہ مقالہ آپکی تصنیف ہی نہیں۔ بلکہ اسی دوست کی تصنیف ہے۔

احمدیت کے خلاف خود اقبال نے لکھا ہو یا آپ کے کسی دوست نے بہر حال اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ خود اقبال ہی اس کے مصنف ہیں۔ تو پھر بھی اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ یہ آپ نے محض عارضی موثرات کے ماتحت لکھا تھا۔ ورنہ احمدیت کے متعلق آپ بارہا اعلےٰ خیال ظاہر کرتے رہے ہیں۔ اور آپ احمدیت سے بہت متاثر تھے۔ بلکہ ہم یہ بھی ثابت کر سکتے ہیں کہ آپ کی شاعری میں اسلامی رجحانات احمدیت کے اثر کی وجہ سے ہی پیدا ہوئے تھے۔ اور آپ کے کلام میں سے پچاسوں ایسی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ کہ جو مسیح موعود علیہ السلام کے خیالات سے براہ راست استفادہ کا ثبوت ہیں۔ اس کے متعلق تفصیل سے ہم پھر کسی وقت عرض کریں گے۔ آج ہم صرف چند اشعار پیش کرتے ہیں جن کا منبع سوا مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ اقبال کا ایک مصرعہ ہے۔

نئی زمیں نیا آسمان پیدا کر

یہ خیال خالصتہً مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مشہور کشف سے لیا گیا ہے۔ جہاں آپ کشفی حالت میں اپنا نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کا ذکر فرماتے ہیں۔ پھر آپ کی تصانیف میں اس خیال کو کئی بار وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اقبال کی ایک نظم موسومہ "شاہی گورستان" میں آخری شعر ہے۔ ؎

ہو چکا گو قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

یہ خیال بھی مسیح موعود علیہ السلام سے براہ راست لیا گیا ہے۔ اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں آپ نے شانِ محمدی اور شانِ احمدی کی تشریح کرتے وقت شانِ محمدی کو شانِ جلالی فرمایا ہے۔ اور شانِ احمدی کو شانِ جمالی بتایا ہے۔ اور اپنے آپ کو احمدیت یعنی شانِ جمالی کے دور کا امام ظاہر کیا ہے۔ جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دور ہے۔ اقبال کا ایک اور شعر بھی یاد ہے ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرفِ ینسلون

حرف ینسلون کی یہ تفسیر جسکی طرف اقبال کا اشارہ ہے مسیح موعود علیہ السلام سے خاص ہے۔ یہ چند شعر ہم نے بطور نمونہ پیش کئے ہیں۔ یہاں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ اقبال مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف اور آپ کے خیالات سے بے حد متاثر تھا۔ اور آپ ہی کے مریدوں کی اثر کی وجہ سے وہ اسلامی شاعری کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ اور اسی جہت میں اس کا کمال بہت حد تک احمدیت کا مرہون ہے۔

کل مورخہ ۲۱ اپریل کو مرکزیہ مجلس اقبال کے زیر اہتمام یوم اقبال کا جو جلسہ حبیبیہ ہال لاہور میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں جناب حمید احمد خاں ایم۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے "اقبال پر دوسرے اکابر کا اثر" کے زیر عنوان جو تقریر فرمائی۔ اس میں آپ نے فرمایا۔ کہ اقبال پر "قادیانی مذہب" کا بھی اثر تھا۔ آپ کی یہ حق گوئی ہمارے دعوے کی تائید کرتی ہے۔

اس سے ہماری غرض صرف یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے یوم اقبال پر اقبال اور احمدیت کے متعلق دبے مردے اکھاڑنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی نیت بخیر نہیں ہے۔ یوم اقبال پر اس قصہ کو چھیڑنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی۔ اور جن لوگوں نے ایسا کیا ہے انہوں نے ملک و قوم یا اقبال کی کوئی خدمت نہیں کی۔ بلکہ پاکستان میں یہ محض فتنہ پیدا کرنے کی ایک کوشش ہے۔ ان کی دوسری کوششوں کی طرح۔

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر ذات نے ڈالا ہے۔ ٹھیٹھ اسلامی سیرت، کا نمونہ ہے۔ اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے۔ اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔" (اقبال)

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر مطبوعہ مرغوب ایجنسی سن ۱۹۱۹ء)

ذکرِ حبیبؑ

(۲)

(تقریر حضرت مفتی محمدؓ صادق صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ بمقام ربوہ ۱۵ر اپریل ۱۹۴۹ء)

حضورؑ نے پہرہ دیا

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے۔ ابتدائی ایام میں ایک دن میں بطور مہمان کے قادیان آیا ہوا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ میں کمرے کے اندر چارپائی پر لیٹا ہوا سو گیا۔ کچھ دیر کے بعد میری آنکھ کھلی۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چارپائی کے قریب نیچے فرش پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں گھبرا کر اٹھا اور اس امر کو ادب کے خلاف سمجھا۔ کہ میں اوپر چارپائی پر ہوں۔ اور حضور نیچے فرش پر ہیں۔ تو فرمایا۔ آپ لیٹے رہیں۔ اور آرام کریں۔ میں اس واسطے یہاں آکر بیٹھ گیا ہوں۔ کہ بچے یہاں آکر شور نہ کریں۔ اور آپ کی نیند میں خلل نہ ہو۔

سید غلام حسین صاحب

میرے ایک عزیز مکرم سید غلام حسین صاحب ریٹائرڈ افسر وٹرینری ڈیپارٹمنٹ جبکہ ۱۸۹۷ء کے قریب ابھی سکول میں تعلیم پاتے تھے۔ ایک دفعہ سردیوں کے موسم میں غالباً سالانہ جلسے کے موقع پر جبکہ لاہور کے اکثر دوست قادیان آئے ہوئے تھے۔ واپس لاہور جانے کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رخصت کے واسطے اندرون خانہ حاضر ہوئے۔ اس دن حضور کی طبیعت کچھ اچھی نہ تھی۔ اور آپ نیچے کے ایک کمرے میں لحاف لپیٹے ہوئے بستر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک ایک آدمی مصافحہ کرتا تھا۔ اور باہر چلا آتا تھا۔ سید غلام حسین صاحب نے مخلصانہ محبت میں مصافحہ کے وقت حضرت صاحب سے پوچھا۔ حضرت جی کیا آپ مجھ کو جانتے ہیں۔ کہ میں کون ہوں۔ حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ ہاں میں جانتا ہوں۔ آپ کا نام غلام حسین ہے۔ اور آپ قاضی امیر حسین صاحب کے بھائی ہیں۔ سید صاحب اس پر بہت خوش ہوئے۔ اور فخریہ طور پر ہم سب سے انہوں نے ذکر کیا۔ کہ حضرت صاحب مجھ کو بھی پہچانتے ہیں۔

مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کا ذکر عربی اشعار میں

امرتسر کے ضلع میں ایک قصبہ بنام "مد" ہے۔ وہاں ایک دفعہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ تجویز ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی طرف سے مولانا سید سرور شاہ صاحب مرحوم کو بھیجا۔ اور جب حضور نے اس مباحثہ کا ذکر اپنی ایک عربی کتاب میں اشعار میں کیا۔ تو یہ امر حضرت مولانا صاحب کے واسطے بہت خوشی کا موجب ہوا۔

دربار شام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی۔ کہ عموماً مغرب کی نماز پڑھ کر مسجد مبارک میں بیٹھ جاتے تھے۔ اور عشاء کی نماز تک خدام کے ساتھ باتیں ہوتی رہتی تھیں۔ میں اس مجلس میں بعض دفعہ کوئی اخبار یا کتاب یا مضمون یا کوئی تبلیغی رپورٹ سنایا کرتا تھا۔ اس مجلس میں ایک دن یہ ذکر ہوا۔ کہ جاپان میں اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ وہاں کوئی مبلغ بھیجا جائے۔ کیونکہ آجکل وہاں کے لوگوں کو مذہب کی طرف بہت دلچسپی ہے۔ تو اس مجلس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا اور میرا (مفتی محمد صادق) نام پیش ہوا۔ اور حضرت صاحب نے پسند فرمایا۔ کہ مولوی صاحب یا میں جاپان چلے جائیں۔ مگر بعد میں خبر آئی۔ کہ خبر درست نہ تھی۔ اور جاپان کے لوگوں کو مذہب کی طرف چنداں دلچسپی نہیں ہے۔ اس واسطے اس وقت کوئی آدمی بھیجنے کی تجویز پختہ نہ ہو سکی۔

میرا سبز عمامہ

اس مجلس میں ایک دن یہ تجویز ہوئی کہ لاہور میں ایک جلسہ احمدیوں کا کیا جائے۔ اور مختلف شہروں سے سب احمدی دوست ایک تاریخ مقررہ پر لاہور آئیں۔ اور اس جلسہ میں شامل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ وہاں احمدیوں کے لئے ایک الگ وردی تجویز کی جائے۔ جس سے شہر کے اندر جہاں کہیں احمدی جائیں۔ شناخت کئے جائیں۔ اور اس وردی میں پگڑیاں سبز رنگ کی ہوں۔ اس جلسے کا انتظام تو پھر نہ ہوا۔ اور بات رہ گئی۔ لیکن میں اسی دن سے سبز عمامہ پہنتا ہوں۔ اس کے بعد دو دفعہ ایسا موقعہ ہوا۔ کہ حضور لاہور تشریف لے گئے۔ اور باہر کے شہروں کے دوست بھی کثرت سے لاہور تشریف لائے۔ اور وہاں حضور کے لیکچروں کا انتظام ہوا۔

حضور خدام سے خرچ کی تفصیل نہ مانگتے تھے

جب ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لے گئے۔ تو حضور کے فرمانے سے میں بھی حضور کے ہمرکاب دہلی گیا تھا۔ وہاں ان دنوں حضرت میر قاسم علی صاحب مرحوم اخبار فاروق کے ایڈیٹر تھے۔ اور دہلی میں مقیم تھے۔ حضور کی خدمت کا کام جماعت دہلی کی طرف سے میر صاحب کے سپرد ہی تھا۔ اور بعض اخراجات حضور خود ادا کرتے تھے۔ حضور کی عادت تھی کہ کچھ روپیہ میر صاحب کو اکٹھا دے دیا کرتے تھے۔ جب وہ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ تو میر صاحب حساب بنا کر حضور کی خدمت میں پیش کرتے۔ حضور تبسم کرتے ہوئے فرماتے۔ میر صاحب مجھے حساب دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو روپیہ میں آپ کو دیتا ہوں۔ جب وہ خرچ ہو جائے۔ تو اور لے لیا کریں۔ کچھ حساب لکھنے کی تکلیف نہ کیا کریں۔

مسلمانوں کے زوال کا سبب

اسی سفر کا یہ واقعہ ہے۔ کہ ان دنوں دہلی میں ایک روزانہ انگریزی اخبار morning post مارننگ پوسٹ شائع ہوتا تھا۔ اس اخبار کا ایڈیٹر انگریز تھا۔ میں اس سے ملنے کے لئے گیا۔ اور اس سے ذکر کیا۔ کہ حضور دہلی آئے ہوئے ہیں۔ اس نے بڑی خواہش ظاہر کی۔ کہ میری ملاقات حضور سے کروا دو۔ چنانچہ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ اور حضور سے اجازت پانے پر میں اس کو ایک صبح اپنے ساتھ لے گیا۔ اس نے حضور سے جو باتیں عرض کیں۔ ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا۔ کہ مسلمانوں کے زوال کا کیا سبب ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کے زوال کا بڑا سبب یہ عقیدہ ہے۔ کہ خونی مہدی آنے والا ہے۔ اس نے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسا عقیدہ موجب زوال کیونکر ہوا۔ حضور نے فرمایا۔ تم لوگ جو انگریز ہو۔ روپیہ کمانے کے واسطے اور حکومت کرنے کے لئے بڑی محنتیں اور تکلیفیں برداشت کرتے ہو۔ جس شخص کا یہ خیال ہو۔ کہ عنقریب ہمارے لئے ایک ایسا مہدی آنے والا ہے۔ جو تمام کافروں کو ہلاک کرکے ان کا سب مال و دولت ہمیں گھر بیٹھے ہوئے دے جائیگا۔ تو ایسے عقیدے والا آدمی محنت و مشقت کیوں کرنے لگا۔ وہ تو سست ہو کر بیٹھ رہے گا۔ بس یہی عقیدہ اور خیال ان مسلمانوں کے زوال کا باعث ہو گیا ہے۔

صحابہؓ واقفین زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی ایک دفعہ یہ تحریک ہوئی۔ کہ جماعت کے نوجوان دینی خدمت کے واسطے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور بہت سے دوستوں نے حضور کی خدمت میں خط لکھے۔ چونکہ یہ عاجز اس وقت حضور کی ڈاک کے کام پر بطور سیکرٹری کے مامور تھا۔ اس واسطے ان کے بعض خطوط میرے پاس اب تک محفوظ ہیں۔ جو خدا کا شکر ہے۔ کہ قادیان میں لوٹ مار سے بچ کر میرے پاس پہنچ گئے ہیں۔ ان کو بطور نمونہ درج ذیل کرتا ہوں:۔

(۱) حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے خط کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میں آپ کے اس خط کو پڑھ کر بہت ہی خوش ہوا۔ جزاکم اللہ خیراً۔ خدا تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے۔ اور آپ سے بہت تائید اسلام ظہور میں آوے۔

(۲) مولوی محمد دین صاحب کے خط کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں اس درخواست کو پڑھ کر بہت خوش ہوا۔ اور اس دن اس سے بھی بڑھ کر خوشی ہوگی۔ جبکہ اس خدمت پر آپ کو مصروف پاؤں گا۔ مناسب ہے۔ کہ بی۔اے کے امتحان کو دیکھ لیں۔ اور اس کے بعد کامیابی یا ناکامی کی پرواہ نہ کریں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی بسر کرنا ہے۔ تو پھر یہ خیالات لغو ہیں۔ والسلام

مرزا غلام احمد

(۳) چودھری فتح محمد صاحب کے خط کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہے، کہ تم نے بھی اپنی زندگی اسلام کی راہ میں وقف کی۔ خدا تعالیٰ اس میں استقامت بخشے۔ آمین۔ مناسب ہے۔ کہ مفتی محمد صادق صاحب اسکی فہرست بناتے جائیں۔ والسلام

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔

(۴) میرا خط جو حضور کی خدمت میں پیش ہوا اس کا یہ مضمون تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✢ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ

حضرت اقدس مرشدنا ومہدینا مسیح موعود ومہدی معہود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اگر عاجز کو اس خدمت کے لائق پائیں۔ تو میں حاضر ہوں کہ تبلیغ دین کے واسطے بھیجا جاؤں۔ مجھے اس امر کی ضرورت نہیں۔ کہ میرے یا میرے عیال کے واسطے کوئی تنخواہ مقرر کی جائے۔ کیونکہ میں ایمان رکھتا ہوں۔ کہ جو خدا کے لئے اس سفر کو منظور کرے گا۔ خدا اسے اور اس کے پسماندگان کو ضائع نہ کرے گا۔ باہر جانے کے واسطے میں کوئی علاقہ مقرر نہیں کر سکتا۔ جدھر حضور کا حکم ہو۔ ادھر عاجز فوراً روانہ ہونے کو کمربستہ ہے خواہ ہند کے کسی حصہ کے لئے حکم ہو۔ خواہ امریکہ یورپ اور جاپان کے لئے۔ دور و نزدیک سب مجھے برابر نظر آتا ہے۔

حضور کی جوتیوں کا غلام۔ عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

۱۷ شعبان المبارک ۱۳۲۵ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ان شاء اللہ موقع پر جیسا مناسب ہوگا۔ آپ کو اطلاع دوں گا والسلام مرزا غلام احمدؐ عفی اللہ عنہ

(۵) میاں محمد حسن صاحب دفتری رسالہ میگزین جو آجکل مسجد احمدیہ چنیوٹ میں مقیم ہیں۔ ان کے خط پر حضور نے تحریر فرمایا:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خدا تعالیٰ یہ خدمت آپ کی قبول فرما وے۔ ان شاء اللہ کسی وقت کوئی خدمت لے لی جائیگی۔ مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔

(۶) حافظ صوفی غلام محمدؐ صاحبؓ کے خط کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا:۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں اس درخواست سے بہت خوش ہوا۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ عملی طور پر اس قول کو پورا کر دکھائیں گے۔ ان شاء اللہ کبھی امتحان سے نتیجہ نکلنے کے بعد اس خدمت کے لئے تیار رہیں۔ خدا تعالیٰ استقامت

بخشے اور بات کے پورا کرنے کے لئے ایمان کی قوت عطا فرمائے۔ والسلام

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

فہرست میں نام درج کرا دیں

مسودہ گم ہوا

حضور کی عادت تھی کہ کسی کتاب یا اشتہار کے واسطے جب کوئی مسودہ تیار کرتے تو اس کو چھاپنے سے پہلے بعض احباب کو پڑھنے کے لئے دیتے۔ زیادہ تو حضرت مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب اور سید محمد احسن صاحب کو مضمون پڑھنے کے لئے بھیجا کرتے۔ ایک دفعہ حضور نے ایسا ہی ایک مسودہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کو بھیجا جو ان سے گم ہو گیا اور مولوی صاحب بہت خائف تھے کہ حضور کیا کہیں گے۔ مگر جب حضور کو رپورٹ ہوئی تو تبسم کرتے ہوئے حضور نے فرمایا "اچھا ہوا کہ وہ گم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اس سے بھی بہتر مضمون لکھیں۔"

ایک لٹھ مار گنوار

ایک دفعہ حضور چند خدام کے ساتھ لدھیانہ میں مقیم تھے۔ ان ایام میں نیا نیا حضور کے خلاف کفر کا فتویٰ شائع ہوا تھا اور مخالفت کا بہت زور تھا۔ ایک مخالف مولوی صاحب لدھیانہ کے بازار میں کھڑے ہو کر بڑے جوش کے ساتھ وعظ کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ مرزا کافر ہے۔ جو کوئی اس کو قتل کر ڈالے گا وہ سیدھا بہشت کو جائے گا۔ ایک گنوار ایک لٹھ ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑا اس کی تقریر سن رہا تھا۔ اس کے دل پر مولوی صاحب کے اس وعظ کا بہت اثر ہوا اور وہ چپکے سے وہاں سے چل کر حضرت صاحب کا مکان پوچھتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ حضور کے مکان پر کوئی دربان نہ تھا جس کا جی چاہتا اندر چلا آتا۔ کسی قسم کی کوئی روک ٹوک اور بندش نہ تھی۔ اتفاق سے اس وقت حضرت صاحب نشست گاہ میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر کر رہے تھے اور کچھ آدمی ادگرد بیٹھے ہوئے حضور کی باتیں سن رہے تھے۔ وہ گنوار بھی اپنا لٹھ کاندھے پر رکھے ہوئے کمرہ کے اندر داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے عمل کا موقعہ تاڑنے لگا۔ حضور نے اس کی طرف کچھ توجہ نہ کی اور اپنی تقریر کو جاری رکھا۔ وہ بھی سننے لگا۔ چند منٹ کے بعد اس تقریر کا اثر اس کے دل پر ایسا ہوا کہ وہ لٹھ اس کے کندھے سے اتر کر اس کے ہاتھ میں زمین پر آ گیا اور مزید تقریر سننے کے لئے وہ بیٹھ گیا۔ اور سنتا رہا۔ یہانتک کہ حضرت صاحب نے اس سلسلہ گفتگو کو بند کیا اور مجلس میں سے کسی ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور مجھے آپ کے دعوے کی سمجھ آ گئی ہے۔ اور میں آپ کو سچا سمجھتا ہوں۔ اور آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب بیعت شروع ہونے لگی تو گنوار بھی آگے بڑھا اور بولا کہ میں ایک مولوی صاحب کے وعظ سے اثر پا کر اس ارادہ سے یہاں آیا تھا کہ اس لٹھ سے آپ کو قتل کر ڈالوں اور سیدھا بہشت کو چلا جاؤں۔ مگر آپ کی تقریر کے فقرات مجھ کو پسند آئے اور زیادہ سننے کے واسطے میں ٹھہر گیا اور آپ کی ان تمام باتوں کے سننے کے بعد مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ مولوی صاحب کا وعظ بالکل بیجا دشمنی سے بھرا ہوا تھا۔ آپ بے شک سچے ہیں۔ میں بھی آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے اس کی بیعت قبول فرمائی۔

مجھے کتاب سرمہ چشم آریہ عطا فرمائی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ موسم گرما کی رخصتوں میں میں جموں سے حضور کی خدمت میں قادیان آیا ہوا تھا۔ اس وقت میں جموں کے ہائی سکول میں بطور ایک ٹیچر کے ملازم تھا۔ یہ وہ ایام تھے جبکہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے قادیان آ چکے تھے اور وہ مکان بن چکا تھا جہاں آپ مطب کرتے تھے اور قریباً سارا دن وہیں بیٹھے رہا کرتے تھے۔ ایک دن میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک حضور بھی وہاں تشریف لے آئے چند ایک کتابیں حضور کے ہاتھ میں تھیں اور بے تکلفی سے اسی چٹائی پر بیٹھ گئے جہاں ہم بیٹھے تھے۔ اور حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "یہ چند نسخے سرمہ چشم آریہ کے میرے پاس پڑے ہوئے تھے میں لے آیا ہوں کہ حسب ضرورت آپ تقسیم کر دیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ایک کتاب مجھے چاہئیے۔ حضور نے فوراً ایک نسخہ مجھے عطا فرمایا۔

حکیم فضل الدین صاحب مرحومؓ

حکیم فضل الدین صاحب مرحوم جو میرے ہم وطن اور محسن تھے اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بلند درجات عطا فرمائے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب سابقین میں سے تھے۔ آپ قرآن شریف کے حافظ اور علوم دینیہ کے عالم تھے۔ حکیم صاحب کو آخری عمر میں مرض بواسیر کے سبب ریح کا دورہ ہوتا تھا اور وضو قائم نہیں رہتا تھا۔ اس لئے وہ ایک دفعہ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور پھر درمیان میں باوجود ریح کے بار بار خارج ہونے کے نماز پڑھتے رہتے تھے اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو کر لیتے تھے۔ ان کی اس بیماری کے ایام میں ایک سفر میں حضور نے ان کو فرمایا کہ حکیم صاحب اس وقت آپ ہی نماز پڑھا دیں۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور کو معلوم ہے کہ میرا وضو نہیں ٹھہرتا حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی نماز تو ہو جاتی ہے یا نہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ میری نماز تو ہو جاتی ہے مسئلہ ایسا ہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کی نماز ہو جاتی ہے تو آپ کے پیچھے ہماری بھی ہو جائے گی آپ ہی نماز پڑھا دیں۔ چنانچہ وہ امام ہوئے اور نماز پڑھی گئی۔

بالآخر میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ بسبب موتیا بند میری آنکھوں میں بہت غبار ہو رہا ہے اور لکھنا پڑھنا نہیں ہو سکتا۔ جو دوست دعا کے واسطے خط لکھتے ہیں ان کے لئے دعا تو ضرور کرتا ہوں مگر خط نہیں لکھ سکتا۔ خط کا جواب نہ جانے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ دعا نہیں ہوئی۔

اسلام کے دفاع کیلئے ایک اسلامی فرقہ کا ظہور

مصری صحافت میں احمدیت کا نمایاں ذکر

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

قاہرہ کثیر الاشاعت ہفتہ وار رسالہ "الثقافۃ" اپنے ۷۸۴ نمبر کی اشاعت میں "الاحمدیۃ فی الھند" ہندوستان میں احمدیت کے عنوان سے رقمطراز ہے:۔

"اصلاح اور دفاع کے لئے دینی غیرت کے جذبہ سے عالم اسلامی میں جدید اسلامی فرقہ منصہ شہود پر آیا ہے۔ اور وہ احمدیت یا قادیانیت ہے۔ یہ پنجاب یا پانچ دریاؤں کی زمین میں ظاہر ہوا ہے۔

پنجاب کے شہر قادیان میں اس فرقہ کے بانی میرزا غلام احمد قادیانیؑ مختلف خیالات عقلیہ کی جنگ کے وقت پیدا ہوئے۔ جب آپ جوان ہوئے اور آپ کی فراست درجہ کمال کو پہنچی۔ آپ کو اپنے ملک کے مسلمانوں کی حالت دیکھ کر دکھ ہوا جس سے آپ کو عمومی تکلیف لاحق ہوئی۔ آپ کو ان گمراہ کن باطل اور غلط الزامات سے درد ہوا۔ جو دشمنان اسلام کی طرف سے کئے جا رہے تھے۔ ہاں وہ افسوسناک حالت جس نے بہت سے سنی مسلمانوں کو بھی تکلیف میں ڈال رکھا تھا حالت مذکورہ نے مرزا غلام احمد قادیانیؑ اور بعض مسلمانوں کو عائد شدہ اتہامات باطلہ کے ازالہ کے لئے اور مسلمانوں کو گذشتہ اچھی حالت کی طرف واپس لانے کے لئے مجبور کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو پیش کرتے ہوئے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چودھویں صدی کے آخر پر دین اسلام کی روایات قدیمہ اور پامال شدہ شعائر کی تجدید کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

حقیقتاً قادیان کے یہ مہدی کاتب جبار (ماہر کاتب) تھے۔ آپ قوت استنباط اور استنتاج کا مادہ وافر رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے مذہب کو ساٹھ سے زیادہ دینی کتب میں اردو اور عربی زبان میں تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اور اپنے مہدی ہونے کے صدق پر دلائل بیان کئے ہیں۔ آپ ایک علم دوست صاحب تھے۔ اس لئے آپ نے اپنے پیراؤں کو بھی محبین علم بنا دیا۔ اور ان کو حصول علم کے لئے بقدر استطاعت ترغیب دلائی۔

آپ کی توجہ اخلاق کی طرف خاص طور پر تھی اس لئے آپ نے حقیقی فضیلت ایمان کا اصل قرار دیا۔ آپ علمی مواضیع میں عہد قدیم و جدید سے استشہاد کیا کرتے تھے جو اس امر کی واضح دلیل ہے کہ آپ ان کو اپنے مطالعہ میں رکھا کرتے تھے۔ نیز آپ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے بھی استشہاد فرمایا کرتے تھے۔

(حضرت) احمد قادیانیؑ نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں وفات پائی۔ آپ کو قادیان میں دفن کیا گیا۔ آپ کی قبر پر "مرزا غلام احمد موعودؑ" کی عبارت کندہ کی گئی۔ اور موعود کے معنے منتظر کے ہیں۔

قادیانی جماعت کے اخبارات و رسائل انگریزی و ہندوستانی زبان میں شائع ہوتے ہیں جس کے ذریعہ یہ اصحاب اپنے مبادی و عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں۔"

انگلستان کو روانگی

مکرم اقبال احمد خاں (ایم۔ ایس۔ سی) سکالر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ مؤرخہ ۲۳ اپریل بروز اتوار صبح ۹ بجے بذریعہ کراچی میل لاہور سے (اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے) روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں سٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ الوداع فرمائیں۔

عبدالاحد عفی عنہ

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (لاہور)

۳۱ مارچ تک تحریک جدید کے وعدے پورا کرنیوالے احباب

فہرست نمبر ۳

ذیل میں لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور حلقہ لائل پور کے تحریک جدید کے پندرھویں سال کے وعدے پورا کرنے والوں کی فہرست شائع کی جارہی ہے۔ پاکستان اور پاکستان کے باہر کی جماعتوں اور براہ راست وعدے کرنے والے احباب کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے وعدے ۳۱ مئی تک سو فیصدی داخل ہو جائیں۔

وکیل المال تحریک جدید۔

مرزا محمد صادق صاحب سول لائن لاہور ۶۰-۰-۰
میر مشتاق احمد صاحب " ۵-۰-۰
شیخ عبدالمالک صاحب امرتسری " ۳۵-۰-۰
چوہدری اسداللہ خانصاحب نیلہ گنبد " ۴۵۰-۰-۰
سید محمد سعید صاحب سلیم " ۱۰-۰-۰
صالحہ شمیم اہلیہ عبدالقادر صاحب سجاری گیٹ لاہور ۲۶-۴
مرزا عزیز احمد صاحب جابک سوار ۱۸-۰-۰
بابو غلام رسول صاحب " ۱۰-۰-۰
شیخ محمد دین صاحب سلطان پورہ لاہور ۸-۸
چوہدری علی احمد صاحب " ۱۶۲-۰-۰
ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر ماڈل ٹاؤن " ۱۴-۰-۰
اہلیہ صاحبہ " " ۱۷-۰-۰
حمیدہ صابرہ معلمہ گرلز سکول رتن باغ " ۱۷-۰-۰
عبدالرحمٰن صاحب شاہ جہانپوری ۲۵-۰-۰
ملک گل محمد صاحب نرنگ لاہور ۴۱-۸-۰
چوہدری نور احمد صاحب " ۳۲-۰-۰
اہلیہ صاحبہ شیخ عطاء اللہ صاحب نرنگ لاہور ۴۱-۸-۰
ملک عبدالوحید صاحب سلیم " ۶۵-۰-۰
" عنایت اللہ صاحب " ۱۰-۰-۰
امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ عبدالستار صاحب " ۱۲-۰-۰
کیپٹن انور احمد خانصاحب قصور ۱۸۵-۰-۰
سلیم خورشید صاحبہ اہلیہ " ۱۲-۰-۰
محمد صادق صاحب فاروقی " ۱۴-۸
ملک عبدالعزیز صاحب " ۱۰-۰
قاضی کریم اللہ صاحب لاہور چھاؤنی ۱۰-۰-۰
حمیدہ بیگم اہلیہ کیپٹن۔ ایم ۔ایس احمد صاحب ۵۴-۰-۰
حوالدار کلرک محمد طفیل صاحب لاہور چھاؤنی ۸۷-۰-۰
ماسٹر چراغ الدین صاحب " ۳۲-۰-۰
عبدالحکیم صاحب گنج لاہور ۷۶-۰-۰
اہلیہ صاحبہ " " ۳۱-۰-۰
والد صاحب مرحوم " " ۲۷-۰-۰
عبدالرشید صاحب پسر " ۲۰-۰-۰
عبداللطیف صاحب " ۱۵-۰-۰
حاجی محمد اسمٰعیل صاحب A.S.M مغل پورہ ۵۷-۰-۰
بابو مختار احمد صاحب گنج لاہور ۲۸-۰-۰
اہلیہ صاحبہ " " ۱۷-۰-۰
چوہدری فقیر محمد صاحب D.-I.-C.-P.-S لاہور ۴۵۲-۰
منشی عبدالعزیز صاحب آڑھتی گوجرہ ۲۲۵-۰-۰

عنایت بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب چغتائی مغل پورہ ۱۲-۸
ملک بشیر احمد خانصاحب لاہور ۷۰-۰-۰
پیر معین الدین صاحب نیو ہوسٹل گورنمنٹ کالج لاہور ۴۰-۰-۰
مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ آف آزاد کشمیر لاہور ۵۵/-
شیخ عبادالرحمٰن صاحب میڈن روڈ لاہور ۱۸-۰-۰
سید بہاول شاہ صاحب نسبت روڈ لاہور ۱۶-۰-۰
قاضی محمد اکمل صاحب کبیر سٹریٹ لاہور ۷-۴
حافظ محمود الحق صاحب بیڈن روڈ ۸-۸
ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب مرحوم اینڈ سٹیل پولیس ہسپتال لاہور ۷۳-۲
" منجانب والد صاحب ۵-۹-۰
" " اہلیہ صاحبہ ۱۰-۹
چوہدری سردار خانصاحب مع بیگم صاحبہ C.C.36 لاہور ۲۰۰-۰-۰
مولوی فضل الٰہی صاحب کھیروی لاہور ۷-۰-۰
ملک محمد شفیع صاحب پٹواری " ۳۵-۰-۰
شیخ لطف الرحمٰن صاحب لاہور ۶۴-۰-۰
اہلیہ صاحبہ " " ۲۱-۰-۰
عبداللہ خانصاحب پسر عبدالمالک صاحب لاہور ۵۶-۰-۰
کیپٹن محمد اسحٰق صاحب بقاپوری۔ لاہور ۵۵-۰
مولوی محمد ابراہیم صاحب " ۲۰-۰-۰
محمد صادق صاحب دفتر آڈیٹر ریلوے ۷۰-۰-۰
محمد حسین صاحب مین بازار گوالمنڈی لاہور ۱۹-۰-۰
حکیم محمد صدیق صاحب ۳۰/۴ رام نگر لاہور ۵۲-۰-۰
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۲-۰-۰
زینب خاتون بیوہ حکیم احمد الدین صاحب لاہور ۱۵-۱۲
سکینہ بیگم صاحبہ " " " ۱۵-۱۲
عبدالرحیم صاحب ورق ساز امرتسری لاہور ۱۷-۸
پیر افتخار احمد صاحب لاہور ۷-۰-۰
ولی محمد صاحب سٹور کیپر کاٹھ گودام ۹-۰-۰
سید ظہور احمد شاہ صاحب لاہور ۳۰-۰-۰
اہلیہ صاحبہ " " ۳۷-۰-۰
جان محمد صاحب پوسٹ مین کرشن نگر لاہور ۲۰-۰-۰
محمد احمد صاحب۔ ۶-۴
اہلیہ صاحبہ مخدوم محمد افضل صاحب مسلم ٹاؤن ریلوے روڈ لاہور ۱۶۳-۰-۰
ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب " ۱۰۰-۰-۰
اہلیہ صاحبہ " " ۷-۰-۰
محمدی بیگم صاحبہ ہمشیرہ " " ۱۵-۰-۰
احمد اللہ صاحب لاہور ۲۵۰-۰-۰

محمد حسین صاحب ولد گلاب الدین سنت نگر لاہور ۲۱-۰-۰
چوہدری عبدالمنان خاں صاحب آف کریام لاہور ۶۲-۰-۰
بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب " ۱۰۰-۰-۰
صغریٰ بیگم صاحبہ بنت مولوی سراج الحق صاحب لاہور ۲۲-۰-۰
سراج بی بی صاحبہ کلرک لجنہ مرکزیہ ۱۰-۲
حسن زمانی صاحبہ آف دہلی ۱۵-۰-۰
والدہ صاحبہ مولوی جلال الدین صاحب شمس ۵-۳-۰
لیاقت زمانی صاحب ۵-۰-۰
صابرہ صاحبہ اہلیہ قریشی شیخ محمد صاحب مسجد اقصیٰ ۶-۸
بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ محمد الدین صاحب ۵-۶
آمنہ بی بی صاحبہ عرف جیمی ۵-۸
امۃ الرفیق صاحبہ بنت بابو عبدالواحد صاحب مرحوم ۱۹/
سردار النساء صاحبہ ۵-۴
حفیظہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب ۵-۴
صالحہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد الدین امرتسری ۵-۵
محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مدد خانصاحب مرحوم ۱۲-۲
والدہ صاحبہ ماسٹر نذیر خانصاحب ۱۰-۰-۰
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم دیانت فیکٹری ۱۲-۳
امیرہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب چکوال ۲۵-۰-۰
سکینہ بیگم صاحبہ بنت " " ۲۰-۰-۰
مبارکہ بیگم صاحبہ " " ۱۰-۰-۰
امۃ الحفیظ صاحبہ " " ۱۰-۰-۰
غلام فاطمہ صاحبہ " " ۲۰-۰-۰
صوفی خدا بخش صاحب ہونڈو ضلع لاہور ۸-۰-۰
محمد رمضان صاحب دو نہوالیہ " ۱۰-۴
بابو غلام رسول صاحب چیف کلرک شیخوپورہ ۴۰-۰-۰
مرزا جان عالم بیگ صاحب شیخوپورہ ۱۰-۰-۰
بیوہ حکیم عبدالجلیل صاحب " ۶-۰-۰
حسین بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری صادق علی صاحب مرحوم شیخوپورہ ۱۵-۰-۰
غلام محمد صاحب زرگر سیدوالا ضلع شیخوپورہ ۷-۰-۰
سردار خانصاحب خانقاہ ڈوگراں ۱۲-۰-۰
ڈاکٹر خیر الدین صاحب وٹرنری " ۳۱-۰-۰
مولوی عبدالعزیز صاحب بھینی شرقپور ۲۶-۶
" منجانب والد صاحب مرحوم ۵-۱۴
" " والدہ صاحبہ " ۵-۱۴
" " سلطانہ رضیہ بیگم " ۵-۱۴
ملک محمد شفیع صاحب معہ والدہ ثانی مرحومہ مریدکے ضلع شیخوپورہ ۱۴۰-۰-۰
اہلیہ صاحبہ اول شیخ غلام محمد صاحب مریدکے ضلع شیخوپورہ ۶-۰-۰
" " دوم " " ۶-۰-۰
سید عبدالمنان صاحب شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ ۵-۱۴
ماسٹر برکت علی صاحب چک ۳۰ ج ب شیخوپورہ ۱۱-۸
نذیر احمد صاحب پسر " " ۱۱-۸
والد صاحب مرحوم " " ۷-۸

والدہ صاحبہ مرحومہ ماسٹر برکت علی صاحب ۷-۸
چچا صاحب مرحوم " " ۷-۸
اہلیہ صاحبہ " " ۷-۸
چوہدری رحمت علی صاحب کوٹ ضلع شیخوپورہ ۶۹-۰-۰
غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ " " ۷-۰-۰
ناصر احمد صاحب پسر " " ۷
نصیرہ بیگم صاحبہ دختر " " ۷
اللہ دتہ صاحب سکیڑی ۹-۸
سید علی صاحب لدھیڑ چک ۱۱۶ ضلع شیخوپورہ ۲۴-۰-۰
اہلیہ صاحبہ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب گلی بوٹا سنگھ گوجرانوالہ ۲۷-۰-۰
عبدالرحیم صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر گوجرانوالہ ۴/۸
سید صادق علی صاحب گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۸۳/c گوبند گڑھ گوجرانوالہ ۱۵۳-۰-۰
اہلیہ صاحبہ اول مرحومہ " " ۸-۰-۰
" ثانی " " ۸-۰-۰
سید محمود علی صاحب پسر " " ۱۵-۴
ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب گوجرانوالہ ۲۰-۰-۰
سید سمیع اللہ صاحب " ۱۵-۰-۰
" مطیع اللہ صاحب " ۷-۱۴
سیدہ شمس النساء بیگم دختر " ۱۴-۰-۰
" صادقہ بیگم صاحبہ " " ۷-۰-۰
اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب " ۱۶-۰-۰
اہلیہ صاحبہ میر محمد بخش صاحب وکیل " ۱۰-۰-۰
شیخ محمد عبداللہ صاحب گکھڑ وزیر آباد ۲۵-۰-۰
غلام قادر صاحب مقدم زراعت " ۳۰-۰-۰
ماسٹر عنایت اللہ صاحب " ۲۰-۸
میاں برکت علی صاحب آف کھاریاں " ۲۰-۰-۰
چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔اے انگلش ٹیچر حافظ آباد ۴۲-۰-۰
قاضی ضیاء اللہ صاحب حافظ آباد ۴۱-۰-۰
میاں غلام محمد صاحب واچ میکر " ۲۵-۰
مولوی غلام احمد صاحب مینائی نویس " ۱۱-۴
ماسٹر غلام محمد صاحب " ۸-۰
سپاہی ظہور احمد خانصاحب کوٹلہ کھجیاں ۹-۶
عبدالرشید صاحب آف پٹیالہ گکھڑ ۶۰-۰-۰
محمد جمال صاحب تڑگڑی گجرانوالہ ۷-۸
چوہدری غلام حسن خانصاحب ۳۶-۱
فتح بی بی صاحبہ اہلیہ " " ۵-۸
چوہدری سلطان علی صاحب گجو چک کوجرانوالہ ۲۰-۰-۰
چوہدری محمد نذیر خانصاحب امین آباد ۱۰۰-۰-۰
شہزادی نسیم صاحبہ اہلیہ " ۴۰-۰-۰
محمد عبداللہ صاحب سوہاوہ ڈھلواں ضلع گوجرانوالہ ۱۵-۰-۰
ڈاکٹر محمد الدین صاحب گوجرکے لائل پور ۶۰-۰-۰
" " منجانب اہلیہ " ۴۰-۰-۰
" " " بچگان " ۲۰-۰-۰
ماسٹر محمد الدین صاحب ہائی سکول گوجرہ ۱۲-۰-۰
خواجہ عبدالحئی صاحب دان فروش ۹-۴

منشی الیاس الدین صاحب مدرس چک ۱۲۷ بہلولپور ضلع لائل پور — ۵ — ۱۱
چوہدری ثناء اللہ صاحب شیلی چک ۱۲۷ بہلولپور ۶۰/-
خان صاحب نعمت خان صاحب ضلع لائلپور -/۳۰۰
حکیم مشتاق محمد صاحب چک ۱۹۵ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ۷/۸
منشی ... علی صاحب چک ۱۲ ضلع لائلپور -/۱۴
حوالدار محمد فضل الدین صاحب ۱۰/۱۳
حسن صاحب رہتاسی ۱۶/-
ناظر علی صاحب نمبردار کھوکھر والی حال چک نمبر ۶ ضلع لائل پور ۲۰/-
چوہدری عبد الرحمن صاحب چک ۲۶۹ سمندری -/۶
غلام محمد صاحب چک ۱۰ قاضی والہ لائل پور -/۳۲
نظام الدین صاحب چک ۸۳ پکا آنہ ۹/۸/-
محمد حسن صاحب چک ۳۵۵ بنگلہ بھاگٹ -/۲۱
والدہ صاحبہ " " -/۲۱
چوہدری عبد الرحمن صاحب چک ۸۸ ج ب ضلع لائلپور ۱۲/-
عطاء الٰہی صاحب جھنڈے والی چک ۱۹۵ R.B ضلع لائلپور ۹/۰/-

والدہ محترمہ میاں محمد اسحق صاحب کریانہ فروش گوجرہ ضلع لائلپور ۴/۱۳/-
اہلیہ صاحبہ " " ضلع لائلپور -/۴/۸
میاں عبد الحمید صاحب کریانہ فروش " " -/۶/۱۱
ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب چک ۲۲ ج ب لائلپور -/۴/۸
اہلیہ چوہدری دولت محمد صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی جڑانوالہ ۱۰/-/-
سید عنایت حسین شاہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور -/۴۵
ہدایت النساء بیگم صاحبہ اہلیہ " -/۴
شیخ محمد اکرام صاحب ایجنٹ امپیریل ٹوباکو کمپنی " -/۳۶
" قدرت اللہ صاحب برادر زادہ " " -/۱۶
" عظمت اللہ صاحب " " " -/۱۶
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ " " -/۸
برکت بی بی صاحبہ پٹھانی " -/۸
فہمیدہ دختر " " -/۸
صدیقہ بیگم صاحبہ " " -/۸
رشیدہ بیگم صاحبہ " " -/۸
اطفال خانہ " " -/۸

	نام		رقم
۵۲	ماسٹر عبد الحمید صاحب		۶/۵/۵
۵۳	محمد حسین برمی		۶/۱۰/۵۹
۵۴	عبد الحنان	دفتر پرائیویٹ سیکرٹری	-/۹/۷۳
۵۵	بشیر احمد اختر	میاں فیروز الدین صاحب معرفت محمد شفیع صاحب ننکانہ	۳/۱/۳۵
۵۶	سیف الرحمٰن	سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ محلہ ککل بادشاہ شمس الدین خالصہ پشاور	۳/۹/۵۶
۵۷	عبد الرحیم مالاباری	پی۔ عبد اللہ مالا بار	۶/۱۰/۶۶
۵۸	محمد داؤد	کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری رتن باغ لاہور	۹/۱۰/۱۰۵
۵۹	مبارک احمد شیخوپوری	چوہدری محمد اکرم صاحب پٹواری مال نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور	۶/۷/۷۴
۶۰	محمد لطیف	چوہدری فقیر احمد صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	۹/۵/۱۱

آئندہ غلطی سے بچیں

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے احباب لاہور سے خیمہ کیمرہ۔ فرنیچر اور دیگیں وغیرہ ربوہ لے گئے۔ ربوہ سے واپسی کے موقعہ پر شیخوپورہ میں لاہور کی ایک فلم کمپنی کو اپنے کیمرہ کا ٹیکس پندرہ روپیہ ادا کرنا پڑا۔ اسی طرح لاہور میونسپل چونگی راوی روڈ پر خیموں اور دیگوں کا محصول ادا کرنا پڑا۔ محض ناواقفیت کی بناء پر یہ رقم ادا کرنی پڑی۔ آئندہ جو احباب جلسہ پر ربوہ ایسا سامان لے جائیں۔ انہیں چاہیئے کہ لاہور میونسپل کمیٹی کو بتا کر کہ ہم یہ سامان ربوہ لے جا رہے ہیں۔ اسے ہم واپس لے آئیں گے رسید حاصل کر لیں۔ واپسی پر وہ رسید چونگی والوں کو دکھا دیں۔ اس طرح دوست اس محصول سے بچ جائیں گے۔ جو ناواقفیت کی بناء پر ان کو ادا کرنا پڑا۔

عبد الوہاب عمر دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

اعلانِ نکاح

۷ ماہ رواں کو ہمارے نئے مرکز ربوہ میں عزیزی حبیب اللہ ابن شیخ محمد عبد اللہ (لنڈا بازار) کا نکاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ حمیدہ بیگم بنت خواجہ عبد الصمد صاحب ساکن گوجر خان سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(ثاقب زیروی)

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

سردار خان ولد فیض احمد۔ غلام رسول ولد حیدر اقوام جٹ سکنہ چک ۵ سادہ تحصیل و ضلع گجرات

بنام

امر ناتھ ولد مولراج قوم براہمن سکنہ چک سادہ تحصیل و ضلع گجرات

واگذاری اراضی مرہونہ چک سادہ تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اسے کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۵/۴۹/۱۶ حسب ضابطہ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

بقایا داران بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید تعلیم الاسلام ہائی سکول

(۲)

نمبر شمار	نام	ایڈریس	رقم
۲۹	محمد اسلم	ایم۔ ایس صدیق معرفت پی۔ سی۔ او۔ ایف جاپان	۹/۱/۱۴۲
۳۰	سعادت علی	دفتر پرائیویٹ سیکرٹری	۳/۱۱/۱۰
۳۱	محمد الیاس۔ محمد عباس	محمد ایوب معرفت کپتان محمد اسمٰعیل صاحب یو۔ ٹی۔ سی ۔۔۔ پٹنہ	-/۳/۲۱
۳۲	خورشید عالم محمد مسعود عالم محمد نجیب عالم	محمد اسحٰق حسن صاحب مونگیر بہار	-/۱۱/۱۵۶
۳۳	شہاب الدین	ضیاء الحق صاحب ۱۳ سٹریٹ اسماعیل ویناپلی کلکتہ	-/۴/۴۴
۳۴	داؤد احمد بہاری	ایم۔ آئی ملک ڈائرکٹر آف دوڈیز ۵ سٹریٹ روڈ پٹنہ	۳/۵/۶۰
۳۵	محمد عبد اللطیف	محمد عالم صاحب دیہاتی مبلغ حلقہ دینالی ضلع گوجرانوالہ	-/-/۴۶
۳۶	حق نواز	دلاور خان صاحب ڈیرہ والہ ضلع گوردا سپور	-/۶/۱۰
۳۷	شریف احمد	سردار مشیر بہادر صاحب کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازی خان	-/۳/۲۱
۳۸	شمس الحق خان	میجر ایس اے خان رائل بمبئے رجمنٹ سنٹر پونہ	۹/-/۹۵
۳۹	ممتاز احمد۔ فیاض احمد اقبال	صوبیدار محمد علی بھینی میاں خان ضلع گورداسپور	۶/۳/۳
۴۰	محمد اکرم	چوہدری محمد صاحب کپتان معرفت چوہدری برادرز قرول باغ دہلی	-/۱۵/۳۹
۴۱	رفیق احمد	محمد شفیع صاحب ولد سلطان بخش صاحب سکنہ گودریہ ضلع سیالکوٹ	۹/۱۱/۱۴
۴۲	خلیل احمد	چوہدری محمد اکرم صاحب دانجابی۔ اے ۷/۱۰۸۲ ضلع منٹگمری	۹/۰/۲۶
۴۳	عبد الکریم وزیر کی	خواجہ معین الدین صاحب	۹/۸/۲۴
۴۴	عزیز الحق خان صاحب	ناصر الحق خان سپاہی ڈرائیور ٹریننگ سنٹر بریلی یو پی	۳/۳/۲۷
۴۵	مبارک احمد	مرزا احمد بیگ صاحب دار الانوار	۶/۰/۳۹
۴۶	عبد الکریم صاحب اکگی	عبد الہادی لیس نائک مدراس کیمپ	۶/۹/۸
۴۷	عبد الوحید صاحب	عبد الحمید صاحب ولد شیخ اللہ بخش صاحب سکنہ کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر	۹/۵/۴۴
۴۸	محمد عمر صاحب	امیر عالم صاحب سیکرٹری جماعت کوٹلی ضلع میرپور۔ جموں	۶/۱۵/۵۵
۴۹	محمد یونس صاحب	راجہ محمد اکرم صاحب دار الرحمت قادیان	۹/۱۳/۴۱
۵۰	احمد خان کیمل پوری	اولیا خاں احمدی بمقام پچھند ضلع کیمل پور	۳/۱۵/۲۳
۵۱	چوہدری محمد علی صاحب	چوہدری محمد علی صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج	[illegible]

مصر سے آنیوالے مالکانِ کارخانہ تربیت اور پیداوار کے مرکز میں

کراچی ۲۲ اپریل۔ آج صبح محکمہ روزگار و بحالی وزارت قانون و عمال۔ حکومت پاکستان کے چیف افسر بحالی کرنل دیس حمید اللہ کے ہمراہ ہز ایکسیلنسی اے۔ آر حماد پاشا جو مشہور و معروف بیوپاری اور انجنیئر ہونے کے علاوہ آجکل قاہرہ کی میسرز دسپننگ اینڈ ویونگ کمپنی کے مینجنگ ڈائرکٹر بھی ہیں مع مسٹر آر۔ اے راوی بے کے جو حکومت مصر کے لیبر اڈوائزر ہیں۔ این۔ ای۔ ڈی انجنیرنگ کالج کراچی کے سرکاری مرکز ہائے تربیت و پیداوار میں تشریف لائے۔ پرنسپل کیبول رووانی نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور انہیں مختلف شعبوں میں لے جاکر زیر تربیت لوگوں کو کام کرتے ہوئے دکھایا۔

پاکستان کا قومی عجائب خانہ

کراچی ۲۲ اپریل۔ مرکزی حکومت نے آج کراچی کے فریر ہال کو پاکستان کے قومی عجائب خانہ کے طور پر استعمال کرنے کے لئے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ اس مقصد کے ماتحت عمارت میں رد و بدل کرنے اور اشیاء نمائش کو جانے میں کافی وقت صرف ہوگا۔ لیکن کام نہایت تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ اور نیا عجائب خانہ عنقریب پبلک کے لئے کھول دیا جائے گا۔

اخبارات اور ناشروں سے اشتراکِ عمل کی اپیل

اطلاعات کی بین المستعمراتی مشاورتی کمیٹی کا جو اجلاس کراچی میں منعقد ہوا۔ اس میں محسوس کیا گیا کہ ہر دو مستعمرات کے اخبارات کا لہجہ کسی قدر بہتر ہوگیا ہے۔ لیکن ابھی . اسے اور زیادہ بہتر بنانے کے لئے کافی گنجائش موجود ہے۔ یہ بھی طے پایا کہ دسمبر ۱۹۴۸ء میں نئی دہلی میں جو نظر ثانی شدہ بین المستعمراتی معاہدہ ہوا تھا۔ اس کا اطلاق محض اخبارات ہی پر نہیں ہوتا۔ بلکہ اطلاعات کے دوسرے وسائل۔ مثلاً کتابوں رسالے پوسٹر نشریات اور فلم پر بھی ہوتا ہے لہذا تمام متعلقہ اشخاص کو اس معاہدہ کی متعلقہ دفعات کی طرف توجہ دلائی جائے۔ حکومت پاکستان خلوص کے ساتھ امید کرتی ہے کہ ہر دو مستعمرات کے خوشگوار تعلقات کی خاطر نہ صرف اخبارات بلکہ مصنفین فلم تیار کرنے والے اور کتابیں رسالے اور پوسٹر وغیرہ شائع کرنے والے ان معاہدوں کی تنفیذ میں اشتراک عمل کریں گے جو مختلف بین المستعمراتی کانفرنسوں میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ہوئے ہیں۔

قائد اعظم کی یادگار

کراچی ۲۲ر اپریل۔ کراچی میونسپل کارپوریشن نے قائد اعظم کے مزار کے قریب جامع مسجد اور دارالعلوم وغیرہ کی عمارتوں کے سلسلے میں سوا بارہ ایکڑ زمین مخصوص کردی ہے۔

پشاور ریڈیو سٹیشن کیلئے مشاورتی کمیٹی

کراچی ۲۲ اپریل حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ کنٹرولر آف براڈ کاسٹنگ ریڈیو پاکستان کو پشاور اسٹیشن ریڈیو پاکستان کو چلانے میں امداد دینے کی غرض سے جو مشاورتی کمیٹی اس وقت موجود ہے۔ اس کی تشکیل جدید کی جائے تشکیل جدید کے بعد یہ کمیٹی حسب ذیل اشخاص پر مشتمل ہوگی :- کنٹرولر آف براڈ کاسٹنگ (صدر) اسٹیشن ڈائرکٹر ریڈیو پاکستان پشاور (سیکرٹری) ادر ناظم اطلاعات حکومت صوبہ سرحد (رکن بحیثیت عہدہ) میر ولی اللہ خاں ایڈوکیٹ ایبٹ آباد۔ میاں ضیاء الدین بیرسٹر پشاور۔ محمد علی خاں۔ زمیندار مردان۔ ملک الرحمن خاں کیانی رکن سرحدی اسمبلی پشاور۔ بیگم عطاء اللہ جان۔ لالہ کوڑو رام رکن سرحدی اسمبلی۔ ایڈوکیٹ بنوں۔ (ارکان)

مسلم لیگ اور حکومت میں تعاون

(بقیہ صفحہ اوّل)

کہ وہ مسلم لیگ کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں بہر اہ مغربی پنجاب میں یہ دیکھنے کے لئے آ رہا ہوں گا کہ مسلم لیگ اور حکومت میں کس حد تک تعاون ہو رہا ہے۔ چونکہ مرکزی حکومت مسلم لیگی حکومت ہے اس لئے میں نہیں سمجھ سکتا کہ آخر مغربی پنجاب میں مسلم لیگ اور حکومت کے درمیان تعاون کیوں نہ ہو۔

وفد نے اغوا شدہ مسلم خواتین اور مہاجروں کی آئین ساز اسمبلی میں نمائندگی کے مسائل کو بھی پیش کیا۔ وزیر مہاجرین نے کہا کہ میں خود ان خواتین کی بازیابی کا متمنی ہوں اور انہوں نے وفد کو یقین دلایا کہ وہ اس سلسلے میں حتی الامکان کوشش کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ مہاجرین کو آئین ساز اسمبلی میں نمائندگی دلانے کی کوشش کریں گے۔ وزیر مہاجرین نے یہ بات تسلیم کی کہ بین المستعمراتی کانفرنسوں میں جو مندوب جاتے ہیں۔ ان میں مہاجرین کو بھی نمائندگی ملنی چاہیئے۔

آخر میں وفد نے انتہائی زور دیا کہ تمام اہم عہدوں پر پاکستانیوں کو فائز کرنا چاہیئے۔

۲۴ بہاولپور میں ہو رہا تھا۔ اسے غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے

جو کچھ فلسطین میں رونما ہوا کشمیر میں اس کا اعادہ نہ ہونے دیا جائے

وقت آگیا ہے کہ اب ہم ایکٹ ۱۹۳۵ء سے چھٹکارا حاصل کریں

لاہور ۲۲ اپریل۔ کل رات گول باغ میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام باشندگان لاہور کے عظیم الشان جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے محترمہ فاطمہ جناح نے فرمایا ہم ایک آزاد اور خود مختار قوم ہیں۔ لیکن آج تک ہم گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء استعمال کر رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ محض عارضی طور پر اس ایکٹ کو اپنایا گیا تھا۔ لیکن اب یہ بالکل پرانا ہو چکا ہے۔ ہماری مجلس دستور ساز کو حالات کا جائزہ لیتے ہوئے جلد سے جلد نئے دستور کو مکمل کر لینا چاہیئے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ پناہ گزینوں کی آبادکاری کا مسئلہ تا حال تشنۂ تکمیل پڑا ہے۔ پاکستان کے دارالحکومت میں ابھی تک مہاجرین تعلیمی اداروں میں ڈیرے ڈالے پڑے ہیں۔ اور انتہائی افسوسناک حالات میں زندگی گذار رہے ہیں۔

تقریر کے دوران میں آپ نے زور دیا کہ اس مسئلہ کا فوری حل ہماری تمام تر توجہات کا اولین مرکز ہونا چاہیئے۔

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے حکومت آزاد کشمیر کے سرکردہ لیڈروں کو نصیحت کی کہ وہ وہاں ہوشیاری اور دانشمندی سے کام لیتے ہوئے پھونک پھونک کر قدم رکھیں۔ تاکہ جو کچھ فلسطین میں ہوا ہے کشمیر میں اس کا اعادہ نہ کیا جا سکے۔

آپ نے مغربی پنجاب میں باہمی کشمکش اور انتشار پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے باشندگان مغربی پنجاب کو نصیحت کی کہ وہ باہمی اختلافات کو مٹا کر تعمیر پاکستان کے اہم کام میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔

یہ عظیم الشان جلسہ یوم اقبال کے سلسلے میں منایا گیا تھا۔ پاکستان میں مصر کے سفیر محمد علی علوبہ پاشا جلسے کے صدر تھے۔ آپ نے خطبہ صدارت میں ڈاکٹر اقبال کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

پاکستان کے آثار قدیمہ

کراچی ۲۲ اپریل۔ حکومت پاکستان نے "پاکستان کے آثار قدیمہ" کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی ہے۔ یہ کتاب باتصویر ہوگی۔ آثار قدیمہ کے نقطۂ نگاہ سے پاکستان دنیا کا ایک مالدار ملک ہے۔ اس میں پاکستان کے بڑے بڑے محققین کے مضامین ہوں گے۔ (داستار)

پاکستان کی پالیسی انصاف اور فیاضی پر مبنی ہے

اچھوت فیڈریشن کے صدر مسٹر رام داس کا بیان

کراچی ۲۲ اپریل۔ مغربی پنجاب کی پسماندہ اقوام کی فیڈریشن کے صدر مسٹر پی۔ اے۔ رام داس نے اپنے پسماندہ بھائیوں کے حالات کے مطالعہ کے بعد بیان دیتے ہوئے کہا۔ پاکستان کی پالیسی انصاف اور فیاضی پر مبنی ہے۔ انہوں نے اپنے احباب کو استحکام پاکستان میں کسی سے پیچھے نہ رہنے کی تلقین کی ہے۔ (داستار)

"صوبائی لیگ کے صدر کا پیغام"

(بقیہ صفحہ اوّل)

اس امر کو چیک کے مسلمانوں کے اتحاد و قوت کا مظہر رہا ہے۔

"اتحاد، تنظیم اور قربانی" یہ ہے وہ پیغام جو میں آپ سب کو دیتا ہوں۔ خصوصاً آپ میں سے پرانے کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اس پیغام پر عمل کرنے کے لئے کارکنوں میں اس پیغام کی روح پھونک دیں۔

پاکستان مسلم لیگ نے ہی حاصل کیا ہے۔ اس لئے پاکستان کا مستقبل لابدی طور پر مسلم لیگ کے مستقبل سے وابستہ ہے۔ اس لئے ہر مسلم لیگی کارکن کو اپنے ذہن میں یہ بات رکھنی چاہیئے۔ کہ مسلم لیگ کا وقار اور اس کی ترقی ایک مقدس امانت ہے۔ جو کہ پاکستان کا ہی وقار اور ترقی ہے۔

ولندیزیوں کے پراپیگنڈے کی تردید

کراچی ۲۲ اپریل۔ یہاں انڈونیشی آفس سے ایک بیان کے مطابق جاوا کے کمانڈر نے ولندیزیوں کے پروپیگنڈے کی اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ مشہور جمہوری سلونگی ڈویژن نے مغربی جاوا کی ریاست میں ولندیزیوں کے ساتھ اشتراک کر لیا ہے۔ (داستار)

کراچی لیگ کو معیاری بنانے کی اپیل

کراچی ۲۲ اپریل۔ قاضی عیسٰے کی طرف سے کراچی شہری مسلم لیگ کی تنظیم نو کے سلسلے میں جو بیان شائع ہوا ہے۔ اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر احمد ای۔ ایچ جعفر نے تمام کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ فرقہ بندیوں کو چھوڑ دیں اور دارالحکومت کی لیگ کو معیاری بنانے کی کوشش کریں۔ (داستار)

غیر معین عرصہ کیلئے ملتوی

کراچی ۲۲ر اپریل۔ مغربی پاکستان کے مسلم لیگ کی نگران کمیٹی کا جو اجلاس ۲۵ر اپریل کو